ہم مسلمانوں کو نہیں بلکہ تمام عالم کو اس وجودِ مقدس کی سوانح عمری کی ضرورت ہے جس کا نامِ مبارک "محمد" (رسول اللہ) ہے اللھم صل علیہ وسلم صلٰوۃ کثیرۃ ۔ یہ ضرورت صرف اسلامی یا مذہبی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک علمی ضرورت ہے ، ایک اخلاقی ضرورت ہے ، ایک تمدنی ضرورت ہے ، ایک ادبی ضرورت ہے اور مختصر یہ ہے کہ مجموعۂ ضروریاتِ دینی و دنیوی ہے ۔ (شبلیؒ : سیرت النبیؐ ، حصہ اول ، (مطبع اعظم گڑھ) ، ص ۵ ، ۶)

(۲)

ہر قوم کے سامنے اس کے بڑے بڑے اشخاص اور اکابر رجال کی زندگیوں سے علم و جہل ، ظلم و عدل ، خیر و شر اور ایمان و کفر کی معرکہ آرائیوں کی عبرت آموز مثالیں ہیں ۔ تا کہ ہر قوم ظلم ، شر اور کفر کے برے نتیجوں سے بچ کر عدل ، خیر اور ایمان کی مثالوں سے فائدہ اٹھائے ۔

تورات ، انجیل ، زبور اور قرآن پاک کے بیشتر مضامین کیا ہیں ؟ ظالم ، شریر اور کافر قوموں اور افراد کی تباہی اور عادل نیک اور مومن قوموں اور افراد کی سعادت اور فلاح و کامیابی کی نظیریں ۔ تا کہ ان کو سن کر ظالم عادل بنیں ، شریر نیک ہو اور کافر مومن بن جائیں ۔ اسی لیے خاتم النبیین علیہ السلام سے پہلے ہر زمانے میں اور ہر ملک میں خدا کے پیغمبر اور فرستادے آئے کہ وہ اپنی اپنی قوموں کے سامنے اپنی زندگی نمونے کے طور پر پیش کریں ۔ تا کہ ان کی پوری قوم یا اس کے نیک افراد فلاح اور کامیابی حاصل کریں ۔ اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت عالم بنا کر بھیجا گیا تا کہ تمام عالم کے لیے دنیا میں اپنی زندگی کا نمونہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ جائیں ۔ (خطبات مدراس : ۲۲)

(۳)

انسان کے حال و مستقبل کی تاریکی کو چاک کرنے کے لیے ماضی

کی روشنی سے فیض حاصل کرنا ضرور ہے جن مختلف انسانی طبقوں نے ہم پر احسان کیے ہیں وہ سب شکریے کے مستحق ہیں ۔ لیکن سب سے زیادہ ہم پر جن بزرگوں کا احسان ہے وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے سامنے اس زمانے کے مناسبِ حال اخلاقِ عالیہ اور صفاتِ کاملہ کا ایک نہ ایک بلند ترین معجزانہ نمونہ پیش کیا ۔ کسی نے صبر ، کسی نے ایثار ، کسی نے قربانی ، کسی نے جوشِ توحید ، کسی نے ولولۂ حق ، کسی نے تعلیم ، کسی نے عفّت ، کسی نے زہد غرض ہر ایک نے دنیا میں انسان کی پُر پیچ زندگی کے راستے میں ایک ایک مینار قائم کر دیا ہے ۔ جس سے صراطِ مستقیم کا پتا لگ سکے ۔ مگر ضرورت تھی ایک ایسے رہنما کی اور رہبر کی جو اس سرے سے لے کر اس سرے تک پوری راہ کو اپنے ہدایات اور عملی مثالوں سے روشن کر دے ۔ گویا ہمارے ہاتھ میں اپنی عملی زندگی کا گائڈ بُک دے دے جس کو لے کر اس کی تعلیم و ہدایت کے مطابق ہر مسافر بے خطر منزلِ مقصود کا پتا پا لے یہ رہنما سلسلہ انبیاء کے آخری فرد محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں قرآن نے کہا :

یـٰایہا النبی انا ارسلنـٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا ۔

آپ عالم میں خدا کی تعلیم و ہدایت کے شاہد ہیں ، نیکو کاروں کو فلاح و سعادت کی بشارت سنانے والے مبشر ہیں ان کو جو ابھی تک بے خبر ہیں ۔ ہوشیار اور بیدار کرنے والے نذیر ہیں ۔ بھٹکنے والے مسافروں کو خدا کی طرف پکارنے والے داعی ہیں اور خود ہمہ تن نور اور چراغ ہیں ۔ یعنی آپ کی ذات اور آپ کی زندگی راستے کی روشنی ہے جو راہ کی تاریکیوں کو کافور کر رہی ہے یوں تو ہر پیغمبر خدا کا شاہد ، داعی ، مبشر اور نذیر وغیرہ بن کر اس دنیا میں آیا ہے مگر یہ کل صفتیں سب کی زندگیوں میں عملاً یکساں نمایاں ہو کر ظاہر نہیں ہوئیں ۔ بہت سے انبیاء

تھے جو خصوصیت کے ساتھ شاہد ہوئے جیسے حضرت یعقوب[ؑ]، حضرت اسحاق[ؑ]، حضرت اسماعیل[ؑ] وغیرہ بہت سے جو نمایاں طور پر مبشر بنے جیسے حضرت ابراہیم[ؑ]، حضرت عیسیٰ[ؑ]، بہت سے تھے جن میں خاص وصف نذیر تھا جیسے حضرت نوح[ؑ]، حضرت موسیٰ[ؑ]، حضرت ہود[ؑ] و حضرت شعیب[ؑ] بہت سے تھے جو امتیازی حیثیت سے داعی حق تھے جیسے حضرت یوسف[ؑ]، حضرت یونس[ؑ]، لیکن وہ جو شاہد، مبشر، نذیر، داعی، سراجِ منیر سب کچھ بیک وقت تھا اور جس کے مرقع حیات میں یہ سارے نقش و نگار عملاً نمایاں تھے وہ صرف محمد رسول اللہ علیہ الصلوات و التحیات تھے اور یہ اس لیے ہوا کہ آپ دنیا کے آخری پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے جس کے بعد کوئی دوسرا آنے والا نہ تھا آپ ایسی شریعت لے کر بھیجے گئے جو کامل تھی جس کی تکمیل کے لیے پھر کسی دوسرے کو آنا نہ تھا۔

آپ کی تعلیم دائمی وجود رکھنے والی تھی یعنی قیامت تک اس کو زندہ رہنا تھا اس لیے آپ کی ذاتِ پاک کو مجموعۂ کمال اور دولتِ بے زوال بنا کر بھیجا گیا۔ (خطباتِ مدراس : ۳۵، ۳۷)

☆ ☆ ☆